اور اب دوسری عمارتوں کی تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جس روز حکیم صاحب کا یہ منصوبہ پورا ہوگیا وہ عالمِ اسلام کا عظیم ترین معہد دراسات وتحقیقات اسلامیہ ہوگا حکیم صاحب قبلہ جو کچھ اپنی ذات سے کرسکتے تھے وہ کرچکے اور کررہے ہیں اور بلاشبہ اتنا کیا ہے کہ ریاستیں ہی کرتی ہیں اب مسلمان اربابِ ثروت ودولت کا فرض ہے کہ وہ اس اہم کام میں حکیم صاحب کے مدد ومعاون اور شریک وسہیم ہوں۔

ڈھاکے کے ایک خط سے ابھی چند روز ہوئے یہ معلوم کرکے بیحد افسوس ہوکہ مولانا مفتی سید عمیم الاحسان صاحب مجددی برکتی داعی اجل کو لبیک کہہ کر اس خاکدان عالم سے رخصت ہوگئے، مولانا اپنے زمانے کے بلند پایہ اور وسیع النظر ومحقق عالم تھے فقہ وحدیث آپ کے خاص فن تھے جن میں بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔ درس کے علاوہ افتا اور تصنیف وتالیف کا بھی مشغلہ تھا، اور اسی سلسلے میں متعدد اہم کتابیں آپ کے قلم کی مرہون رقم ہیں۔ علاوہ ازیں نہایت متقی، متورع اور صاحب باطن بھی تھے۔ زندگی کا ایک بڑا حصہ کلکتہ میں بسر ہوا۔ تقسیم کے بعد ڈھاکہ چلے گئے اور وہاں کے مدرسۂ عالیہ میں پروفیسر حدیث وفقہ ہوگئے تھے۔ ڈھاکہ میں عید کی نماز مولانا نے ہی پڑھائی تھی۔

اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی جس کا سلسلہ دس روز تک چلتا رہا یہاں تک کہ ۲۷ اکتوبر کو ۴ بجے صبح طائر روح قفس عنصری سے پرواز کرگیا۔ ناظم ندوۃ المصنفین اور ایڈیٹر برہان سے بڑی محبت کرتے اور خلوص رکھتے تھے، اس لئے ہم لوگوں کے لئے یہ ذاتی حادثہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں کروٹ کروٹ جنت عطا کرے۔ اور ان کے مدارج ومراتب بڑھائے۔
آمین ثم آمین۔